

تعمیر کا محضرت عبدالرحمن جامی رضی اللہ عنہ

دارو ترجمہ کے ساتھ

نعتِ جامی

پیش از آن دم کہ دمِ جانِ من بیدل زِ نعمت
 قدمے نہ کہ شومِ خاکِ بزیرِ قدمت
 رحمتے کُن کہ من تشنہ جگرِ می میسر
 چشمِ برِ رشحہ آبے زِ سحابِ کرمت
 خوش براں رخش کہ در جلوه گہِ حشمت نماز
 بادشاہے تو و خوبانِ ہمہ خیلِ حشمت
 چوں شوم پیش تو محرم من محروم کہ نیست
 بادرا زہرہٴ احرامِ حریمِ حرمت
 ہر چہ خواہی بکن اے دوست کہ می یام من
 لذتِ چاشنیِ لطفِ دکر م از حشمت
 نامہٴ رحمتِ جاوید من ایں بس کہ مرا
 دوسہ حرنی رسد از خامہٴ مشکیں رقت
 رقتے می کشتی از حالِ دل خود جامی
 جلتے آں دارد اگر خوں بچکد از قلمت

نعت جامی

(بیش ازاں دم کہ دہم جاں من بیدل ز غمت)

عین اس لمحے سے پہلے جب میں بے چارہ، آپ کے غم میں گھل گھل کر جان دے دوں، آپ یہاں قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپ کے قدموں کے نیچے ہی جان دے کر خاک ہو جاؤں۔ (اور اس طرح میری تمنا پوری ہو جائے)

میں اٹھانی پیاسا مر رہا ہوں، مجھ پر رحم فرمائیے، اور اپنے کرم کے بادل کو آنکھ کا اشارہ کیجئے کہ مجھ پر کچھ قطرے ٹپکا دے۔

جس جلوہ گاہِ حشمت و ناز میں آپ بادشاہ ہوں اور تمام حسین لوگ آپ کے شاندار لشکر کے ہمراہی سوار، وہاں خود آپ کا اپنے گھوڑے پر سوار ہونا اور ہی شان رکھتا ہے۔

مجھ محروم کی کیا حیثیت کہ آپ کے حضور حاضر ہو سکوں کہ آپ کے حرم مبارک کی چار دیواری (حرم) میں جانے کے لیے تو ہوا کو بھی احرام باندھنے (یعنی قصد کرنے) کی ہمت نہیں (پھر بھلا میری کیا مجال جو آپ کے حرم تک پہنچنے کا خیال کروں؟)

اے محبوب، (مجھ سے) جیسا چاہے سلوک کریں، مجھے تو آپ کے ہر رویے سے نطف و کرم کی لذت ہی ملتی ہے۔

اگر آپ کے مشک بھرے قلم مبارک سے ددینِ حرف ہی میرے لیے تحریر ہو جائیں تو میرے لیے یہی رحمتِ ابدی کے طور پر کافی ہوں گے۔

اے جامی، تو اپنے دل کا حال تو لکھ رہا ہے مگر ذرا ہوشیار رہنا، کہیں تیرے قلم سے خون نہ ٹپکنے لگے!

نعت شریف

اے بردہ ز آفتاب بوجہ حسنِ سبق
قرصِ قمر بمعجز دستِ تو گشتہ شوق
نابی ز عکسِ طلعتِ تاملی ز طرہ ات
الصبحِ اذا تنفس ذائیس اذا عشق
برہر کہ تافت پر تو انوارِ مہر تو
شد سُرُخِ روی در ہمہ آفاق چون شفق
جسمتِ نہ داشت سایہ و الحقی چون سزد
زیرا کہ بود گوہر پاکت ز نورِ حق
زین سال کہ شد کلامِ تو دیباچہ کمال
با منطقِ تو ناطقہ را کے رسد نطق
در بزمِ احتشامِ تو سیارہ ہفت جام
وز مطبخِ نوالِ تو افلاک نہ طبق
بر دستِ جمالِ تو توریہ یک رقم
وز مصحفِ کمالِ تو انجیلِ یک ورق
گلِ رازمانہ از ورقِ عارضت گرفت
بر عکسِ این زمانہ کہ گیرد ز گلِ عرق
جامی کجا و نعتِ تو اما بلکہ شوق
بر لوحِ صدقِ زور تمے کیف ما اتفق

نعت شریف

۱ اے بُردہ زِ آفتاب بوجہِ حسنِ سبق (

اے وہ جس نے سورج کو بہت اچھا سبق سکھا دیا (کہ وہ تو چاند کو روک رہی تھی مگر) آپ کے دستِ مبارک کے معجزے سے چاند کی ٹھکیا دڑکڑے ہو گئی۔

آپ ہی کی روشنی سے طلوع ہوتی ہوئی صبحِ روشن ہوتی ہے اور آپ ہی کے گیسوئے مبارک کی سیاہی سے رات تاریکی لے کر چھا جاتی ہے۔

آپ کے اوزار کے سورج کا عکس جس پر بھی پڑا وہ شفق کی طرح سرخ رہو گیا۔

آپ کے جسم کا سایہ نہ تھا اور سچ یہ ہے کہ یہی اُس کے شایاں بھی تھا، کیونکہ آپ کا وجودِ مبارک نورِ حق سے بنا تھا۔

آپ کا ظاہر مبارک ایسے لہلہ پنپنچا ہوا تھا کہ آپ گنگو کے سامنے ہر لونے والے کی طاقت بھی ہیج تھی۔

آپ کی شاندار محفل میں (آسمان کے) ساتوں ستارے سات ساعتوں کی طرح گردش کرتے ہیں اور آپ کی فیاضی کی بدولت آسمان کے بھی نو طباق بن گئے ہیں۔ (طباق ان تھالیوں

کو کہتے ہیں جن پر روٹیاں رکھی جاتی تھیں، اور قدیم فلسفے کی رُڈ سے آسمانوں کی تعداد لُو ہے۔)

آپ کے دفترِ جمال کے سلسلے تو ریت کی حیثیت محض ایک تحریر کی ہے اور آپ کے صحیفہ کمال کے آگے انجیل محض ایک ورق کی حیثیت رکھتی ہے (مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات پر جمال و کمال کا خاتمہ ہو گیا ہے۔)

آپ کے زلنے میں دُنیا آپ کے رُخِ مبارک سے گل کی طرح فیض یاب ہوتی تھی، اس کے برعکس، آج کے زلنے میں لوگ گلوں سے عرق حاصل کرتے ہیں۔

(یعنی حضور کی تعلیمات و سیرت کتابوں میں پڑھتے ہیں)
 کہاں آپ کی نعت اور کہاں جامی! یہ تو بس اس نے شوق کے قلم سے صدق کی تسختی پر، جیسا بھی اُس سے بن پڑا، لکھ دیا ہے۔



مراں زیں درم برورِ دیگرے

بروئے من از لطف بکشا درے
مراں زیں درم برورِ دیگرے
سرم را مکن ز آستانِ جہا
کہ با آستانِ تو دارم سرے
زمسکینم نیست جا پیش تو
زِ من هیچ جا نیست مسکین ترے
شد افزوں ز افسونِ تو سوزِ دل
دیدم و مے شعلہ زد انگرے
ندارد فروغِ رُخت آفتاب
چومہ نیست تا بندہ ہر اخترے
بریدی باں غمزہ پیوندِ وصل
زدی بر رگِ جانِ من نشترے
زمیگوں بہت دورِ جامی مدام
ز خونِ جگر مے کشد ساغرے

مراں زیں دَرَم بر دَرِ دِگیرے

(اے محبوب) میرے آگے اپنے لطف و کرم کا دروازہ کھول دے،
یعنی، میرے اس در سے ایک اور در پر (یعنی اپنے در پر) پہنچا دے۔ پھر میرے
سر کو اپنے آستانے سے جدا نہ کرنا، میں تو تیرے ہی آستانے پر سر رکھنا چاہتا
ہوں۔

اپنی مسکینی (یعنی، گنہگاری، بد اعمالی وغیرہ) کی بدولت تیرے حضور پیش
ہونے کے قابل تو نہیں ہوں، اور مجھ سے بڑھ کر مسکین دنیا میں کہیں کوئی نہیں ہے،
مگر تیرے عشق نے دل کی جلن میں اضافہ کر دیا ہے۔ تو نے وہ پھونک ماری ہے کہ
چنگاری بھڑک کر شعلہ بن گئی ہے۔

تیرے رُخ انور جیسا روشن سورج بھی نہیں۔ بجلا چاند جیسا روشن کوئی
تارا ہو سکتا ہے؟ (یعنی، سورج کی حیثیت بھی تیرے رُخ کے آگے وہی ہے
جو چاند کے آگے کسی تارے کی ہوتی ہے)۔

تو نے اپنی ایک ادا سے دصل کا پیوند کاٹ دیا (مجھے جدائی میں مبتلا
کر دیا)، گویا میری رگ جاں پر نشتر چلا دیا۔

جامی تو تیرے نشیلے لبوں کے تصور میں ہمیشہ اپنے خونِ جگر
سے اپنا سناغر بھرتا اور پیتا رہتا ہے۔



رُخِ پُر نُوْر بِنْمَا بے قَرَارِ مِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

زِ رَحْمَتِ کُنْ نَظَرِ بِرِ حَالِ زَامِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
غَرِیْمِ بے نَوَاِیْمِ خَاکِ سَا رَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
زِ دَارِغَا، بَھِجْرِ تُو کَے دِلِ نِکَا رَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
بہا رِ صَدِ حَمِیْنِ دَرِ سَیْنِہِ دَا رَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
تُو نِی تَسْکِیْنِ دِلِ آ رَامِ جَاں صَبْرِ وِ قَرَارِ مِ
رُخِ پُر نُوْر بِنْمَا بے قَرَارِ مِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
تُو نِی مَوَلَا ئَے مِ نِ آقَا ئَے مِ نِ دَا لِی جَاں مِ نِ
تُو مِی دَا نِی کَہ بَھُزِ تُو کَسِ نِمَا رَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
دَمِ آخِرِ نَمَا نِی حَلُوَہِ دِیَا رِ جَا مِی رَا
زُ لُطْفِ تُو، مِی نِ اُمِیْدِ دَا رَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

رُخ پُر نورِ بنجابے قرارم یارِ سولِ اللہ

یارِ سولِ اللہ، میرے حالِ زارِ رحمت کی نظر فرمائیے
میں پر لسی، فقیر اور حقیر شخص ہوں، آپ ہی کی جُدائی کے
داغ سے دلفگار ہوں، اور یہی (زخمی دل کی) بہار، جو سیکڑوں
باعظوں سے بڑھ کر ہے، اپنے سینے میں رکھتا ہوں۔

آپ ہی میرے دل کی تسکین، جان کا آرام اور میرے
صبر و قرار (کا باعث) ہیں، مجھے اپنا رُخ پُر نور دکھا دیجئے
میں (اس کی آرزو میں) بہت بے قرار ہوں۔

آپ ہی میرے مولا، میرے آقا اور میری جان کے
حاکم ہیں، آپ جانتے ہیں کہ آپ کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔
یارِ سولِ اللہ، مجھے آپ کے لطف و عنایت سے یہی
امید ہے کہ جب مجھ جانی کا آخری وقت آئے تو آپ اپنے
دیدار کا جلوہ دکھائیں گے۔



نعمت شریف

اے واضح ذوالضحیٰ جہنیت
گواہ لیل نقابِ عنبرینت
ظہرِ رقی زِ آستانت
یُسِ علی بر آسیت
جنت اثرے زِ فیضِ مہرت
دوزخ شررے زِ تَفِ کینت
اسرار وجودِ راکسے
دیدہ نظرِ خدایِ بیت
پیشِ تو پہرچوں زمینِ پست
عالمِ ہمہ روی بر زمینت
تو صاحبِ کان کنت کنزاً
ایمانِ رسلِ قرآنہ چینت
چوں بر تو خدائے آفریں گفنت
جائی چہ سزائے آسینت

نعت شریف (اے واضح والضحیٰ جبینت)

دیا رسول اللہ (آپ کی جبین مبارک سے والضحیٰ واضح، آپ کے عنبریں گیسوؤں کا نقاب وائلیل۔ آپ کے آستانے پر طہ لکھی ہوئی، آپ کی آستین (باند) پر یسین کا علم، آپ کی مہر و عنایت ہی کا فیض جنت ہے اور آپ کی دشمنی کی آنج میں سے ایک چنگاری کا نام دوزخ۔

عالم کے بھیدوں سے صحیح صحیح واقفیت آپ نے اپنی خدا میں نظر سے حاصل کر لی۔

آپ کے آگے آسمان بھی زمین کی طرح پست ہے اور یہ سارا عالم ہر قطر سے (اور ہر لحاظ سے) آپ کی زمین پر (آپ کے سامنے) حاضر ہے۔

آپ ہی تو اُس خزانے کی کان ہیں جو پوشیدہ ہے (یعنی ذات الہی) اور تمام گزشتہ رسول آپ ہی سے استفادہ کرنے والے ہیں۔

اس میں ایک حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے کُنْتُ كُنْزًا مَخْفِيًّا... الخ

جس میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات کا سبب بتایا ہے)

اے جامی، جب خدا ہی نے حضور کی تعریف فرمائی تو تیرا تعریف کرنے کا کیا موقع اور حیثیت۔

